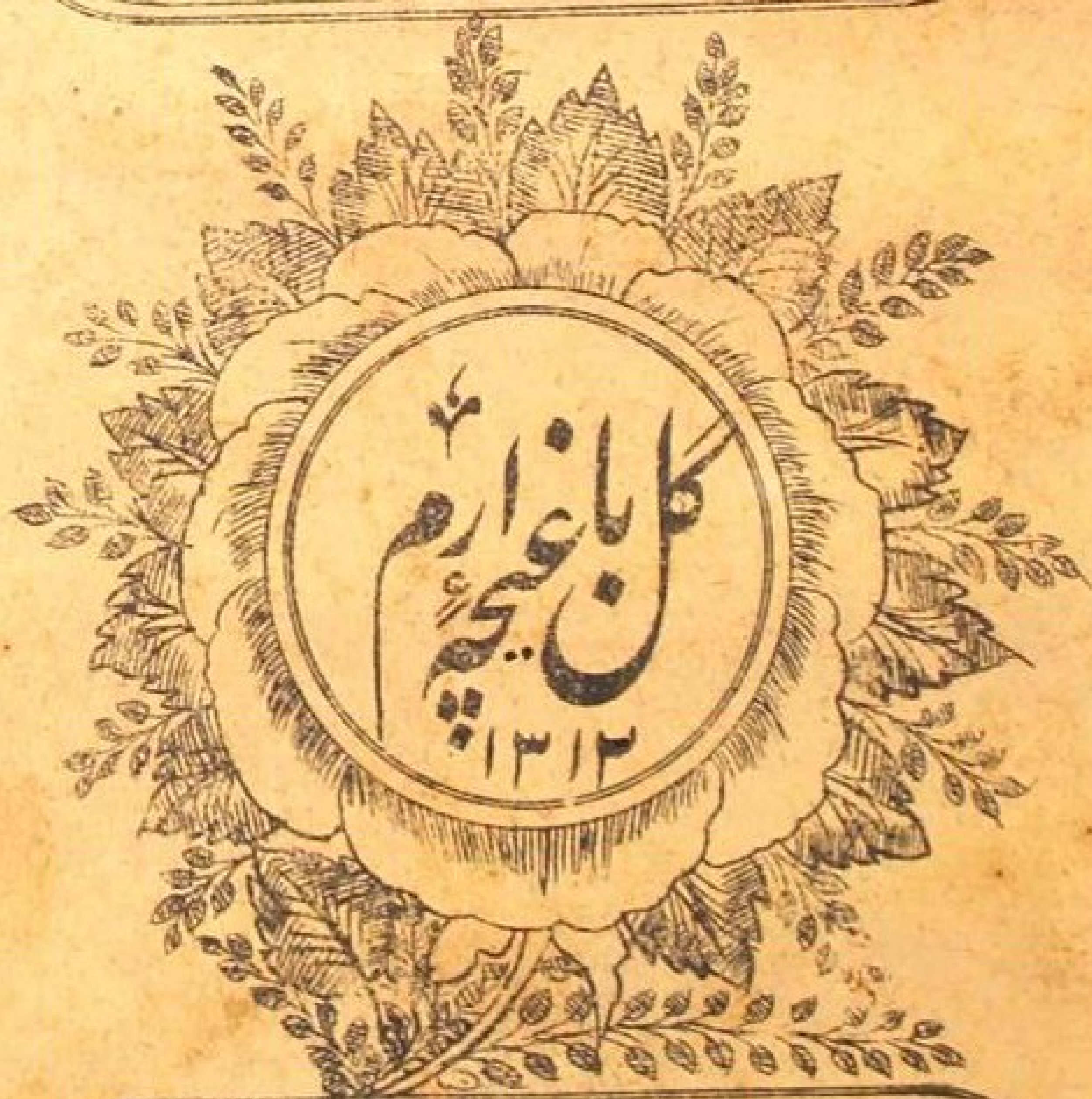
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

الحمد للہ کہ این سہرا نادر گل گلستان وحدت بلبل بوستان کثرت نزہت چمن امت حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موسوم بہ



گل باغ ارم
غنچہ

۱۳۱۲

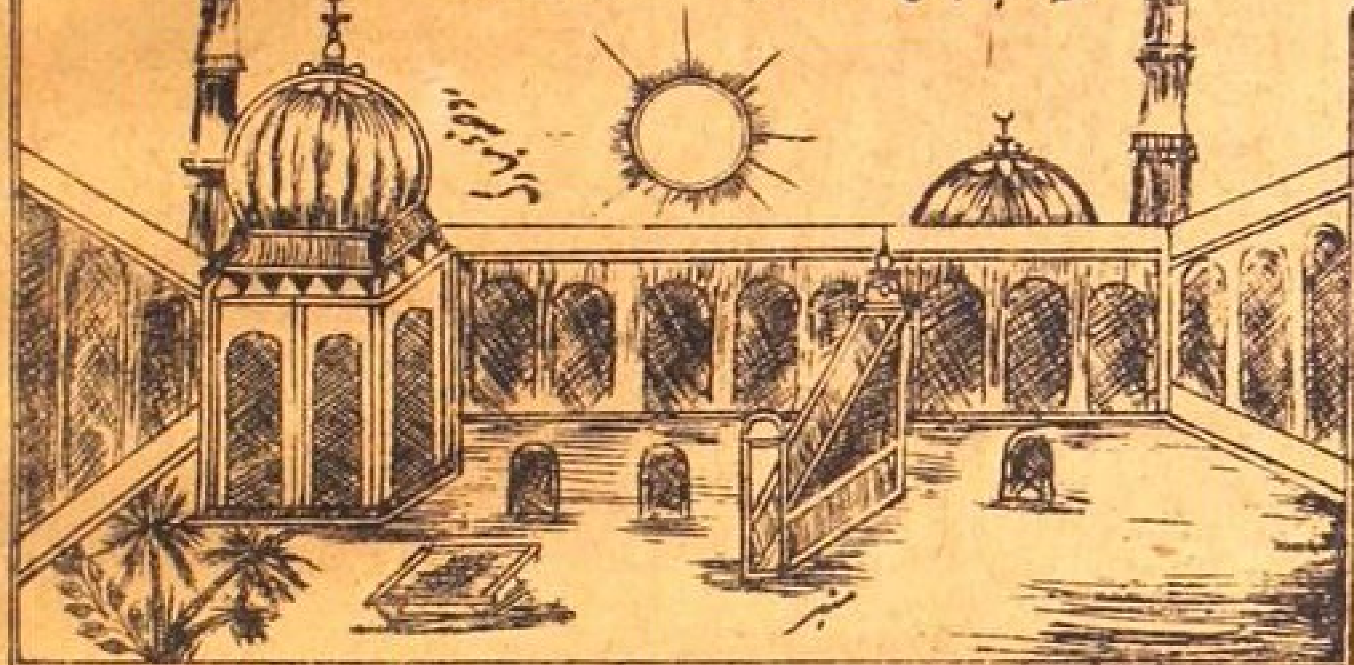
من تصنیف شاعر غرا سخنور یکتا جناب میرزا محمد حسین خان ولد میرزا غلام [illegible]

خانصاحب رئیس جاورہ باہتمام خاکسار سید فقیر محمد فدا چشتی مہتمم منشور شفاعت

در مطبع نامی گرامی ت در پشاور از حلیہ طبع محلی گشت

الله

نقشۂ مسجد نبوی و روضۂ مبارک رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام



اللّٰهم صلّ علی سیّدنا محمّدٍ وّعلی اٰل سیّدنا محمّدٍ بعدد کلّ معلومٍ لّک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا مخفی مباد اس رسالہ متبرکہ و عجالہ مقدسہ مین مصنف نے (سہرا) ردیف قایم کرکے ایک دلچسپ ترکیب کے ساتھ شب معراج کی تصویر کھینچی ہے محبوب رب العالمین کا سہرا ایک مرغوب ایجاد ہے اس دلپسند ایجاد کی ابتدا شاعر یکتا ناظم بیہمتا مداح سید امجد جناب محمد حسین خان صاحب تخلص محمد کی ذات کے ساتھ مخصوص تھی عاشقان روے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد مطالعہ داد نظم سے دل خوش شاد و مصنف کو دعا خیر سے یاد فرمائینگے

وہو ہذا

کیا خوشی تھی شب معراج جب آیا سہرا
قدسی کہتے تھے کہ لولاک کا پایا سہرا

چرخ پر دھوم سے زہرہ نے یہ گایا سہرا
کیا سجا رخ پہ محمد کے خدایا سہرا

جن پہ نازل کیا اللہ نے قرآن مجید
سامعین ہے یہ اوسی ماہ لقا کا سہرا

ملکی لکھنے کو انگشت شہادت کی قلم
مشک و عنبر کی سیاہی سے یہ لکھا سہرا

بندش اس سہرہ کی ہو سب سے جدا سب سے الگ
اور سب جھوٹھے ہیں لیکن ہے یہ سچا سہرا

شب اسرا یہ سرافیل نے رضواں سے کہا
کہ گندھے آج میری جان نرالا سہرا

پھول وحدت کے ہر اک حور ارم سے لائی
رشتۂ نور میں رضوان نے گوندھا سہرا

گندھ چکا سہرا تو پھر حوروں نے پڑھ پڑھکر درود
عطر وحدت جو ملا اور بھی مہکا سہرا

پڑھکے پھر سورۂ اخلاص ہر اک نے سو بار
خوان جنت میں تکلف سے لگایا سہرا

لیکے اڑنے لگے جبرئیل تو کہتے تھے ملک
آج باندھے گا یہ اللہ کا پیارا سہرا

طایر باغ ارم خوان پروں پہ لائے
نظر بد سے فرشتوں نے بچایا سہرا

عرش پر شادی تھی بجتی تھی زمیں پر نوبت
در محبوب پہ غل تھا کہ وہ آیا سہرا

آنکھوں میں نیند تھی پر دل تھا نبی کا بیدار
لیکے جبریل جو آیا شب اسرا سہرا

مژدۂ وصل سنایا جو کھلی آپکی آنکھ
رو برو لاکے سرافیل نے رکھا سہرا

پیش جب خوان کیا کہنے لگے دونوں ملک
خلد سے لائے ہیں ہم صل علیٰ کا سہرا

آپکو دیکھتے ہی کھل گئیں کلیاں ساری
خوش ہوا ایسا کہ پھولا نہ سمایا سہرا

یہ بھی اعجاز میرے پیارے محمدؐ کا تھا
کہ انھیں دیکھکے پڑھنے لگا کلمہ سہرا

خوان جلدی سے لایا لِاِیلٰفِ قُرَیش پڑھکر
سر پہ باندھنے کیلئے خود بخود اٹھا سہرا

بندھ چکا سہرا تو جبریل امیں نے بڑھکر
کبھی آنکھوں سے کبھی سر سے لگایا سہرا

آکے لیں میٹھے کی حوا نے بلائیں چٹ چٹ
کہا آدم نے مبارک تمہیں بیٹا سہرا

ٹونہ صلوٰۃ کا سنکر کہا ماشاء اللہ
چہرہ بشاش ہوا جب یہ سنایا سہرا

پاس اللہ کے جانے کو مکاں سے نکلا
باندھ کر صل علیٰ طالب مولا سہرا

بیٹھا جب پشت پہ نوشہ تو ہوا خیر براق
راستے میں کبھی الجھا کبھی سلجھا سہرا

مکہ سے سدرہ تلک دیکھتا جاتا تہا ہر اک
جب جھکا پنجۂ قدرت نے سنبھالا سہرا

حور و غلمان تھے پس و پیش براتی سارے
کہتے جاتے تھے کہ ہے چاند سے اعلےٰ سہرا

قافلے گاتی چلیں ساتھ یہ پریاں ساری
پایا یوسفؑ نہ سلیمانؑ نے ایسا سہرا

تھی جو اللہ کو منظور نبیؐ کی خاطر
شب معراج بنا عقد ثریّا سہرا

لڑیاں سہرے کی پڑھی جاتی تھیں نوشہ پہ درود
کہتے جاتے تھے ملک تھا ہی زیبا سہرا

راہ مین تھی یہ صدا آپ کے دہنے بائین
دولہے ساکن مکہ تو مدینہ سہرا

سر پہ پھرا کلمۂ طیب سا جو چتر
اس بشاشت مین جنبش کی نہ سر کا سہرا

شب معراج ہوئی کفر کی ظلمت کافور
سر پیغمبر برحق پہ جو چمکا سہرا

مشعلین نار کی ٹھنڈی ہوئین اسکے آگو
شب تاریک مین تھا نور کا تکیّہ سہرا

گرمیِ حسن سے آتا تھا جبین پہ جو عرق
جنبش باد سے ہنجاتا تھا پنکھا سہرا

چرخ پر جتنے ستارے تہے چمک کر بولے
چہرہ ہے بدر منیر آپ کا ہالہ سہرا

حسن کا اور ہی عالم نظر آیا سب کو
حجرے جاکے جو احمدؐ نے اٹھایا سہرا

عرش پر پہنچا جو محبوب نے سنا یہ مژدہ
یان شفاعت کا ترے سر پہ بندھیگا سہرا

رونمائی مین ملا بخشش امت کا جو تاج
بحر وحدت مین اتر کر ہوا ٹھنڈا سہرا

مصطفےٰ پیارے کی فرقت مین جو گھبراتا ہو
دلکو بہلاتا ہے میرے مرا گویا سہرا

سنتے ہی سید والا کو پسند آجائے
بخشوائے مجھے محشر مین عجب کیا سہرا

لکھ کے فارغ جو ہوا غیب سے آئی یہ ندا
اے محمدؐ ہوا مقبول تمہارا سہرا

غزلیات نعت شریف

مدینے کی عجب آب و ہوا ہے
مریض ہجر کو ہوتی شفا ہے

نہ اب مجھے حاصل یہ رتبہ اے خدا ہے
کہ لب پر میرے وصف مصطفی ہے

ترا نام مبارک مصطفی ہے
تو سلطان گروہ انبیا ہے

مکان مصطفے اعرش علی ہے
زمین ساری مصلی آپ کا ہے

ترے گیسوے وابستہ ہی واللیل
رخ روشن پہ شیدا والضحی ہے

نقاب رخ الٹ دست کرم سے
میرے دل مین بھرا شوق لقا ہے

نہ پائے وہ کسی نعمت مین لذت
محبت مین تمہاری جو مزا ہے

جو ہین معراج کے منکر بتا من
کہ سبحان الذی اسرا مین کیا ہے

محمد نام احمد لکھے دیکھو
بنات و قند سے شیرین سوا ہے

ولہ

سمائی میرے دلمین الفت تمہاری
خدا مجھکو دکھلائے صورت تمہاری

قناعت تمہاری کرے دلکو قانع
غنی مجکو کردے سخاوت تمہاری

عیان آپ پر معرفت ہے خدا کی
خدا جانتا ہے حقیقت تمہاری

کسی شی کا تمسے مین سایل نہین ہون
فقط چاہتا ہون عنایت تمہاری

ہوئی روز افزون عنایت خدا کی
جو امت پہ دیکھی محبت تمہاری

تمنا میرے دل کی یہ ہے کہ مجکو
سوے طیبہ کھینچے محبت تمہاری

نہین میرے اعمال بخشش کے لائق
مگر ہے امید شفاعت تمہاری

مقام فنا اور مقام بقا مین

محمدؐ پہ ہو مہر و رافت تمہاری

ولہ

بڑے احسان ہین مجہپر خدا کے
بہت ممنون ہین ہم مصطفےٰ کے

محمدؐ آپ مظہر ہین خدا کے
محمدؐ آپ لایق ہین ثنا کے

روان ہین چارسو دریا عطا کے
کرم امت پہ ہین ابر سخا کے

تصدق آپ کی سادی ادا کے
نئے انداز ہین خیر الورا کے

لکھون اوصاف کیا کیا مصطفےٰ کے
وہ معشوق اور عاشق ہین خدا کے

حسن تم مین ہین جوہر مصطفےٰ کے
حسن تم لال ہو مشکلکشا کے

خدا کے واسطے پیارے خدا کے
سما جا تو میری آنکھون مین آ کے

بڑے رتبے ہین آل مصطفےٰ کے
بڑے درجے ہین خاصان خدا کے

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
یہ چارون جانشین ہین مصطفےٰ کے

مدارج مریمؑ و حواؑ سے پوچھو
جناب فاطمہ خیر النسا کے

ق
خیال آیا مجھے اکدن کہ احمدؐ
معالج ہین مریض لا دوا کے

چلو طیبہ جو ہے منظور صحت
کہ انکے پاس ہین نسخے شفا کے

کرینگے حال خستہ پر ترحم
کہ حضرت رحمدل ہین انتہا کے

پڑھو الحمد آپ اور مجہپہ پھونکو
کٹورے مین پیون کبتک دوا کے

الٰہی عرض صحت ہو پذیرا
کہ تودے لگ گئے اب تو دعا کے

ق
کہا عباس نے یہ کربلا مین
غضنفر ہم ہین سب شیر خدا کے

تماچا ایک کافی ہے ہمارا
چبا دینگے جگر ہم اشقیا کے

محمدؐ تم ہو جن کے نام لیوا
وہ نانا ہین شہید کربلا کے

ولہ

شب میلاد کہتی ہین کہ جب وقت سحر آیا
اٹھا اک شور عالم مین کہ شاہ بحر و بر آیا

علی شیر خدا خیبر کے میدان مین جو در آیا
لئے ہمراہ جبریل امین فتح و ظفر آیا

مسیحا بھی دوا لینے کو جسکے پاس آئینگے
مریضان محبت کے کہو وہ چارہ گر آیا

حسن کو مصطفےٰ کی گود مین دیکھا جو رضوان نے
کہا نخل رسالت مین یہ کیا اچھا ثمر آیا

درو دندان کی آب و تاب پوچھو ابر نیسان سے
گہر سچا بھی جسکے سامنے جھوٹا نظر آیا

تولد جب ہوے احمدؐ کہا یہ لات و عزیٰ نے
پڑھو سب کلمۂ طیب شہ جن و بشر آیا

اوڑا شہرہ جہان مین جب محمد حسن کا اوسکی
نظارہ کرنے دن کو شمس اور شب کو قمر آیا

ولہ

پنجتن سے یہ ہے سوال میرا
کہ رہے آپ کو خیال میرا

منکشف آپ پر ہے حال میرا
دور سب کیجئے ملال میرا

کوئی حامی نہین میرا تو نہو
ہے مددگار ذو الجلال میرا

درد ہجران سے مین تو مرتا ہون
تمنے پوچھا کبھی نہ حال میرا

تم شفاعت کرو خدا سے میری
ہے گنہ گار بال بال میرا

آپ آنا میرے جنازہ پر
جب ہو دنیا سے انتقال میرا

تمسے یہ عرض ہے محمد کی
دل محزون کرو بحال میرا

قطعہ من نتیجہ فکر محب خاص جناب حاجی محمد صدیق صاحب اخلاص رئیس بمبئی

نوشت حضرت چشتی چو این عجالہ پاک — بمدحت گہر افسر رسالت خاص
بگوش من خبر انطباع او چو رسید — ریاض نور الہی ۔ نوشتم ای اخلاص

قطعہ شاعر بینظیر جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب چشتی تخلص کوکب ابن محمد وزیر مرحوم نا سک تلمیذ جناب امیر

ز تصنیف منیف حضرت میرزا محمد خان — رقم شد چون ثنا و حال معراج حبیب رب
بسال انطباعش عندلیب دل پریشان بود — نسیم فیض ربانی ۔ سرودم گفت ای کوکب

قطعہ حضرت مصنف رسالہ ہذا

فارغ ہوا جو لکھنے مین سہرا حضور کا — تاریخ کا کھٹکا تھا سینے مین خار غم
رضوان نے یہ کہا کہ محمد حسین خان — تاریخ اسکی ہے ۔ گل باغ نعیم

قطعہ خاکسار مہتمم رسالہ ہذا و گلدستہ منشور شفاعت سید فقیر محمد فدا حسینی چشتی صابری ساکن بمبئی

جہا مین کیون نہو شہرت عروس نظم زیبا کی — کلام نعت سے ہے یہ حضرت مرزا محمد کا
نہین موقوف سہرے پر لکھی غزلین بھی سب اچھی — گلستان ثنا ہی دل پھلا پھولا محمد کا
رہے کیونکر نہ دلسے روز و شب محو ثنا خوانی — کہ ہے میرزا محمد جان سے شیدا محمد کا
دم تاریخ ہاتف نے کہا یون ای فدا مجھکو — کہ یہ شایع بہت عمدہ ہوا سہرا محمد کا

خاتمۃ الطبع از مہتمم رسالہ ہذا ۔ پس حمد ملک العلام و نعت حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام و منقبت آل عظام و اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین الی یوم الدین واضح ناظرین ہو کہ یہ رسالہ نعت سید الانام و عجالہ بہت شیم موسوم بہ گل باغ نعیم باہر بحسن تصحیح اجازت مصنف حضرت میرزا محمد حسین خان صاحب چشتی جاوروی بتاریخ یازدہم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ اشاعت پا کر نور بصارت ناظرین جلوہ جمال طبع سے پایا ۔ واللہ العظیم کہ یہ رسالہ مصنف ہی کا حصہ تھا ورنہ یہ رتبہ اور شرح حال معراج شریف طبع و شعر سے ممکن خداوند جلیل اسے قبول عطا فرمائے